حبیب اللہ رشیدی

ربوہ میں دو نوجوان لڑکیوں نے اسلام قبول کر لیا

- انہوں نے رضامندی سے دو مسلمان نوجوانوں سے نکاح کر لیا۔
- مرزائیوں نے اسلام قبول کرنے پر حدود آرڈیننس کا مقدمہ درج کروا دیا۔
- عدالتی شکست کے خوف سے مرزائیوں نے امن و امان کا مسئلہ کھڑا کر دیا۔
- نامعلوم کرائے کے قاتلوں اور ایک سو (100) مسلح کشمیری مرزائیوں کی ربوہ آمد!

قادیانیت سے تائب دو، نومسلم لڑکیوں کو 13 مارچ (90ء) کو ان کے مسلمان خاوندوں کے حوالے کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق 23 فروری (90ء) کو مسمات شمیم اور صدیقہ نے عالمی مجلس احرار اسلام کے مرکزی مبلغ اور جامع مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد کے ہاتھ پر قادیانیت سے توبہ کر لی اور اسلام قبول کر لیا۔ 24 فروری (90ء) کو مسمات شمیم کا نکاح عمر دراز اور صدیقہ کا نکاح منظور احمد سے چنیوٹ میں پڑھا دیا گیا۔ اور یوں دونوں نومسلم لڑکیاں مسلمان خاوندوں کے نکاح میں آگئیں۔ 28 فروری (90ء) کو قادیانیوں نے تھانہ ربوہ میں دونوں نومسلم خواتین کے خلاف حدود آرڈیننس کے تحت پرچہ درج کرا دیا۔ جس کے نتیجہ میں 6 مارچ کو نومسلم خواتین اور ان کے شوہروں کو حراست میں لے لیا گیا۔ بعد ازاں لڑکیوں کو دارالامان فیصل آباد بھیج دیا گیا۔ اور دونوں نوجوانوں کو مولانا اللہ یار ارشد کی کوششوں سے رہا کر دیا گیا۔ 12 مارچ کو جب کہ خواتین کو ربوہ عدالت میں پیش کیا جانا تھا۔ قادیانیوں نے عدالت کو گھیرے میں لے لیا۔ وہ لوگ دستی بموں اور دیگر خطرناک اسلحہ سے لیس تھے اور انتظامیہ اور مسلمانوں کو دھمکا رہے تھے کہ ہم دونوں نومسلم خواتین کو مولانا اللہ یار ارشد کو اور مسجد احرار کو بم سے اڑا دیں گے۔ پولیس نے اس موقعہ پر صورتحال کو سنگین ہونے سے بچانے کے لئے، خواتین کو عدالت میں پیش کرنے کی بجائے، واپس دارالامان بھیج دیا۔ جس سے مسلمانوں میں سخت اشتعال پھیل گیا۔ پولیس کی بھاری نفری صورتحال کو قابو میں رکھنے کے لئے اس دوران موجود رہی۔ صورتحال کی سنگینی کے پیش نظر اس سے اگلے ہی روز 13 مارچ کو نومسلم لڑکیوں کو اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کی عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ جہاں قادیانوں کی طرف سے بشارت احمد ایڈووکیٹ اور مسلمانوں کی طرف سے ملک رب نواز ایڈووکیٹ نے بحث میں حصہ لیا۔ اسسٹنٹ کمشنر ڈاکٹر محمد ثاقب کے روبرو ملک رب نواز ایڈووکیٹ نے کہا کہ این ایل آر 1990ء بہاول پور... مسٹر جسٹس منیر احمد خاں نے اس پر رولنگ دی ہے کہ کسی مجسٹریٹ، اے سی، ڈی سی، سیشن جج، ایڈیشنل سیشن جج کو کوئی قانونی اختیار حاصل نہیں کہ وہ کسی بالغ عورت کو اس کی مرضی کے بغیر دارالامان روانہ کرے اور اگر دارالامان والے اس غیر قانونی حکم کی تعمیل کریں تو ان کے خلاف بھی حبس بے جا کی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ لہذا مجسٹریٹ کا پہلا حکم، جس میں ان دو خواتین کو ان کی مرضی کے برعکس دارالامان بھجوایا گیا تھا غیر قانونی ہے اور قانون کی تشریح کے مطابق اب ان خواتین کو دوبارہ دارالامان نہیں بھجوایا جا سکتا۔ ملک رب نواز ایڈووکیٹ نے قرآنی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے عدالت میں کہا کہ " نہ یہ عورتیں کافر مردوں پر حلال ہیں اور نہ کافر مرد، ان عورتوں پر حلال ہیں۔ گو جونہی ایک غیر مسلم خاتون، اسلام قبول کرتی ہے تو اس کا سابقہ نکاح خود بخود فسخ ہو جاتا ہے۔

فاضل عدالت نے نومسلم خواتین کے وکیل ملک رب نواز ایڈووکیٹ کے دلائل سے اتفاق کرتے ہوئے لڑکیوں کا بیان قلم بند کیا اور انہیں اپنی مرضی سے، اپنے شوہروں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی۔ اس موقعہ پر ان نومسلم خواتین نے اپنے والدین اور دوسرے قادیانیوں کو بھی اسلام کی دعوت دی۔

اس یادگار موقعہ پر مسلمانوں کی فتح یابی پر، مقامی علماء اور علاقہ کے اہل اسلام نے مولانا اللہ یار ارشد اور ملک رب نواز ایڈووکیٹ کو بہت مبارک باد دی۔ مولانا اللہ یار ارشد نے اس موقع پر کہا کہ ہمیں اللہ کے فضل و کرم سے اپنی کامیابی کا پورا یقین تھا اور ہم جانتے ہیں کہ قادیانی ان دنوں بہت بوکھلائے ہوئے ہیں۔ مولانا نے انکشاف کیا کہ قادیانیوں نے کشمیر سے ایک سو مسلح افراد ربوہ منگوائے ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ کئی اجنبی صورت اور نامعلوم کرائے کے قاتل بھی ربوہ میں ٹھہرائے گئے ہیں۔

(بقیہ صہ ۵۸ پر)